رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No L 5254

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون ۲۹۷۹

چندہ سالانہ
بیرون پاکستان ۳۰ روپے
پاکستان ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳؍
سہ ماہی ۷؍
ماہانہ ۲½؍

قیمت ۱؍

منگلوار ۱۸ محرم الحرام ۱۳۷۰ھ

جلد ۴/۳۸ | ۳۱ اخاء ۱۳۲۹ ہش | ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۴۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۹ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی تکلیف میں تو پہلے سے فرق ہے مگر نزلہ کی بہت تکلیف ہے اور گلہ بند ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

رتن باغ لاہور۔ ۳۰ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو بخار اور درد کم ہے لیکن کمزوری ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ——— نواب عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب موصوف کو صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مجاہدین اسلام کی روانگی ۔ لاہور ۔ ۳۰ اکتوبر۔ مکرم جناب نسیم سیفی صاحب۔ مولوی محمد صدیق صاحب، مولوی عطاء اللہ صاحب۔ مولوی عبد الکریم صاحب کل (۱ نومبر) پاکستان میل کے ذریعے بلاد افریقہ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کیلئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب اپنے مجاہد بھائیوں کو گرمجوشی سے الوداع کہنے کے لئے وقت پر سٹیشن پر پہنچ جائیں۔

قائدِ اعظم کی دیرینہ آرزو پوری ہوگئی خیبر یونیورسٹی کا شاندار افتتاح

پشاور ۔۔ ۳۰ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں کے متعلق قائد اعظم کی ایک دیرینہ آرزو پوری ہو گئی۔ جب پشاور میں وزیر اعظم پاکستان نے چاندی کی چابی گھما کر یونیورسٹی کا افتتاح کر دیا۔ دروازہ کھلتے ہی یونیورسٹی کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور فوجوں نے بگل بجایا۔ یونیورسٹی کے اندر سب سے زیادہ جاذب چیز یں قائد اعظم کے بعض قد آدم فوٹو اور وہ تاریخی ارشاد تھا جس میں آپ نے فرمایا تھا۔ کہ اگر صوبہ سرحد نے صحیح طریقے پر کوشش کی۔ تو اُسے اتنی جلدی اپنی علٰحدہ یونیورسٹی مل جائے گی جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس تقریب میں بڑے بڑے آفریدی لیڈروں اور قبائلی ملکوں نے بھی شرکت کی۔ اور اپنی روائتی ٹھاٹھ کے ساتھ فضا میں فائر کر کے مسرت کا اظہار کیا۔

افتتاحی تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا۔ اس یونیورسٹی کا قیام صوبے کی علمی اور ثقافتی ترقی کے راستے میں سنگ میل کا کام دے گا جس پر صوبہ بڑی تیز رفتاری کے ساتھ چل رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ ہمیں اپنے ملک کے معاشرتی اور مادی نظام کو صحیح اسلامی اور اخلاقی بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے بہت محنت سے کام کرنا ہوگا۔ ہم ایک ایسا معاشرہ تخلیق کرنا چاہتے ہیں جس میں تنازعات اور جارحانہ اقدامات کے لئے قطعاً کوئی گنجائش نہ ہو۔ جو لوگ اس بات کے حق میں ہیں کہ سائنسی تعلیم مذہبی تعلیم کے ساتھ نہیں چل سکتی۔ وہ دراصل اسلام کی تعلیم کی روح کو نہیں سمجھے۔ اسلام نے علم کی اہمیت پر ہر قسم کے حالات میں زور دیا ہے۔ اس وقت پاکستان کو سب سے زیادہ بے لوث خدمت کرنے والے اساتذہ کی ضرورت ہے اور ایسے طلبہ جو اپنی ذہنی۔ طبعی اور اخلاقی صلاحیتوں کو پاکستان کے لئے جلا دیں۔ آپ نے تقریر کے آخر میں بتایا۔ کہ حکومت پاکستان یونیورسٹی کو مالی امداد دینے کے سلسلے میں نہایت ہمدردانہ غور کرے گی۔ اس سے پیشتر یونیورسٹی کے چانسلر خان عبد القیوم خان نے خیر مقدم کی تقریر میں کہا اس یونیورسٹی کے علٰحدہ قیام کا مطالبہ کسی صوبائی نظریے کے ماتحت نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ محض اس لئے کیا گیا تھا۔ کہ ہمارا تمدنی اور علمی مرکز ہم سے زیادہ قریب ہو تاکہ پٹھان بھی اپنے ملک کی اخلاقی اور مادی ترقی میں اپنے عزائم کے مطابق حصہ لے سکیں۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ آئندہ سال کے اندر اندر اس یونیورسٹی کا اپنا لاء کالج۔ اساتذہ کی تربیت کا کالج الیکٹریکل اور مکینیکل انجنیئرنگ کا کالج قائم ہو جائیگا محکمہ تعمیرات نے ابھی سے ایک یونیورسٹی کا شہر بسانے کی سرگرمی شروع کر دی ہے۔ یہ شہر درہ خیبر کے دہانے سے ۶ میل ادھر ہو گا۔

جنرل حنادی کو گولی مار دی گئی

دمشق ۔ ۳۰ اکتوبر۔ آج جنرل حنادی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ گزشتہ سال جو حکومت شام کے خلاف بغاوت ہوئی تھی وہ اس کے سرغنہ تھے۔

قومی تعمیر کے منصوبوں کی نصف رقم

داخلی طور پر جمع ہو جائیگی

کراچی ۔۔ ۳۰ اکتوبر۔ آج مقامی صحافیوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے قائمقام وزیر خزانہ ڈاکٹر محمد حسین قریشی نے بتایا۔ کہ کولمبو منصوبہ کے ماتحت پاکستان جو اپنے قومی تعمیر کے منصوبوں پر دو ارب ۶۰ کروڑ روپیہ خرچ کرنے والا ہے اس کا نصف حصہ اندرون ملک ہی سے پورا ہو جائے گا۔ گو ہندوستان اور دیگر کئی ملکوں نے تو اس رقم کو پورا کرنے کے لئے بھی بیرونی بنکوں سے استدعا کی ہے۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ ۴۰ کروڑ روپیہ انفرادی طور پر جمع ہو جائے گا۔ آپ نے کہا ہم نے جو روپیہ عالمی بنک سے مانگا ہے یا دیگر سرمایہ جو پاکستان میں لگایا جائے گا۔ اس کے لئے شرط کر لی ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کی کوئی سیاسی غرض نہیں ہوگی۔

بنیادی اصولوں سے متعلقہ رپورٹ کی توثیق!

ڈھاکہ۔ ۳۰ اکتوبر۔ آج مشرقی پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا دو روزہ اجلاس ختم ہو گیا۔ اور اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کے درمیانی عرصے کی سفارشات کی توثیق کر دی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ قرارداد مقاصد کی بنیادوں پر جب فیڈریشن کی تشکیل ہوگی۔ اس سے کنفیڈریشن یا کسی اور قسم کے نظام حکومت کے قیام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بغداد ۔۔ ۳۰ اکتوبر۔ عراقی ریجنٹ امیر عبد الالٰہ نے گورنر جنرل پاکستان کے نام ایک تار میں پنجاب کے سیلاب زدگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

مجاہدین کے اعزاز میں دعوتِ طعام

لاہور ۔۔ ۳۰ اکتوبر۔ آج جماعت احمدیہ لاہور نے بلادِ افریقہ میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے جانے والے مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعزاز میں دعوتِ طعام دی۔ اس دعوت کا اہتمام ۷ بجے شام کو تعلیم الاسلام کالج میں کیا گیا تھا۔

حیدر آباد فائرنگ کی تحقیقات!

حیدر آباد سندھ ۔۔ ۳۰ اکتوبر۔ حکومت سندھ نے ہائی کورٹ کے ایک جج کی صدارت میں ۴ افراد کی ایک کمیٹی اس فائرنگ کی تحقیقات کے لئے بٹھائی ہے۔ جو ۲۳ اکتوبر کو ہوئی تھی۔

تبتی دار الحکومت سے صرف ۲۵۰ میل دور

ہانگ کانگ ۔ ۳۰ اکتوبر۔ چینی فوجیں تبت کے دار الحکومت لاسہ سے ۲۵۰ میل سے بھی کم فاصلے پر رہ گئی ہیں۔ وہ دو دستوں میں بڑھ رہی ہیں۔ ایک دار الحکومت کی طرف اور دوسرا تبت کے دوسرے بڑے شہر کی طرف رواں ہیں۔

مشرقِ وسطیٰ میں متحدہ دفاعی نظام

خبر صحیح نہیں ہے!

لندن ۔۔ ۳۰ اکتوبر۔ لیک سکسیس کی اس خبر کو کہ نومبر میں انقرہ میں ایک اجلاس منعقد کیا جانے والا ہے جس میں ترکی کے زیر قیادت مشرق وسطیٰ کے لئے متحدہ دفاعی نظام کے قیام پر گفتگو ہو گی۔ اور جس کا انعقاد شمالی اوقیانوسی معاہدہ کی طاقتوں کے زیر اہتمام ہوگا۔ برطانوی دفتر خارجہ میں بے بنیاد کہا جا رہا ہے۔ (سٹار)

نزدیک و دور سے

لندن ۔۔ ۳۰ اکتوبر۔ تل ابیب سے آمدہ اطلاعات کے مطابق نئی اسرائیلی کابینہ کی تشکیل میں تاخیر کی وجہ سے ملک کی اقتصادی حالت زیادہ خراب ہوتی جارہی ہے۔ اسرائیلی کرنسی پر اعتماد اٹھ گیا ہے اور غیر سرکاری منڈیوں میں ۲½ اسرائیلی پونڈ ایک پاؤنڈ سٹرلنگ کے برابر چل رہے ہیں۔ (سٹار)

کوئٹہ ۔۔ ۳۰ اکتوبر۔ توقع ہے کہ عالمی بنک کا ایک نمائندہ عنقریب کوئٹہ آئے گا۔ وہ یہاں محکمہ ڈاک و تار اور دوسرے صنعتی اداروں کا معائنہ کرے گا۔ (سٹار)

لاہور ۔ ۳۰ اکتوبر۔ تقسیم پنجاب کے بعد کثیر مقاصد والی انجمن ہائے امداد باہمی قائم کی گئیں۔ چنانچہ انجمن امداد باہمی سرگودھا ۲۴ دسمبر ۱۹۴۷ء ۲ لاکھ ۹۸ ہزار ۵ سو روپے کے زرِ حصص سے رجسٹر کی گئی۔ اس انجمن نے سال رواں میں ۲۸ لاکھ ۹۴ ہزار ۹ سو ۵۵ روپے کا کاروبار کیا اور اس انجمن کو سال ۴۸-۱۹۴۷ء میں ۲ لاکھ ۸۷ ہزار ۲ سو ۲۴ روپے ۴۹-۱۹۴۸ء میں ۴۵ ہزار ۶ سو ۸۵ روپے ۵۰-۱۹۴۹ء میں ۶۰ ہزار روپے منافع ہوا۔

بغداد الجدید ۔ ۳۰ اکتوبر۔ ریاست بہاولپور میں ۱۹۵۰ء کے جرائم کی رپورٹ کے مطابق ماہ ستمبر میں جرائم کے ۳۰۵ واقعات کا اندراج ہوا۔ ۱۹۴۹ء کے اسی مہینے میں ۳۸۰ واقعات درج ہوئے تھے۔ اوائل سال سے لے کر ستمبر تک واقعات کی مجموعی تعداد ۳۲۷۳ ہے۔ گزشتہ سال یہ تعداد ۳۷۵۰ تھی۔

قاہرہ ۔ قاہرہ ۔۔ ۳۰ اکتوبر۔ مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد صلاح الدین اس وقت تک لیک سکسیس ٹھہریں گے جب تک فلسطین کے پناہ گزین تیل بردار جہاز اور نہر سویز کے مسائل پر بحث ختم نہیں ہو جائے گی۔ (سٹار)

لاہور ۔۔ ۳۰ اکتوبر۔ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے والے امیدواروں کے لئے زر ضمانت ایک ہزار کے بجائے ۵ سو کر دئے ہیں۔

ٹوکیو ۔۔ ۳۰ اکتوبر۔ جنرل میکارتھر کی ہائی کمان کے قریبی حلقوں کی رائے کے مطابق کوریا میں اقوام متحدہ کی ایک فوج کو برقرار رکھنا چاہیئے۔ اور اسی پر اقوام متحدہ کی عالمی پولیس کی اساس ہونی چاہیئے۔

لندن ۔۔ ۳۰ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے کہ دس ہزار سے زیادہ باغی یونانی فوجیں حال ہی میں پولینڈ پہنچ گئی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۳۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء

اختلاف رائے

انسان کا علم بہت محدود ہے۔ یہی نہیں بلکہ جتنا علم ایک انسان کو ہوتا ہے۔ وہ بھی ہر وقت اس کے ذہن پر مستحضر نہیں ہوتا۔ ایک وقت میں صرف ایک ہی چیز سامنے ہو سکتی ہے۔ اور وہ بھی اس چیز کا صرف ایک ہی پہلو۔ اگر انسان زیادہ دیر تک غور کرتا رہے تو رفتار وقت کے ساتھ مختلف پہلو تو اس کے ذہن میں آ سکتے ہیں۔ لیکن سب پہلوؤں کو تو کیا ایک سے زیادہ پہلوؤں کو بھی ایک وقت میں سامنے رکھنا ناممکن ہے۔ پھر آدمی خواہ کتنا غور کرے۔ کتنا وقت غور و خوض میں لگائے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی ایک چیز کے تمام پہلوؤں پر اس کا عبور ہو جائے۔

یہی وجہ ہے کہ اہم مسائل میں باہم مشورہ کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ مختلف انسان ایک ہی وقت میں ایک چیز کے مختلف پہلوؤں کو زیر نظر رکھ سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کو اپنے خاص نقطۂ نظر سے واقف کر سکتے ہیں۔ اسی کا نام اختلاف رائے ہے۔ اور اس لحاظ سے اختلاف رائے ایک مستحسن چیز ہے۔ اگر اختلاف رائے کو اس نفسیاتی نقطۂ نظر سے لیا جائے۔ تو واقعی یہ ایک بڑے کام کی چیز ہے۔ اور ہم اکثر اس سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ معمولی معمولی کاموں میں بھی دوستوں یا عزیزوں سے مشورہ ہمیشہ اچھے نتائج پیدا کرتا ہے۔ بڑے بڑے کاموں میں تو ایسے کاموں کے ماہرین سے مشورہ لابدی ہوتا ہے۔ دنیا کی جتنی انجمنیں۔ مجالس یا سوسائٹیاں ہیں ان کی بنیاد اسی اصول پر ہے۔ جس کو ہم اختلاف رائے کا اصول کہہ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شوریٰ پر اسی اصول کی وجہ سے زور دیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی جو فرمایا ہے کہ میری امت میں باہمی اختلاف رحمت ہے۔ وہ بھی اسی اصول کے پیش نظر فرمایا ہے۔ اس لئے جہاں تک خالص اختلاف رائے کا تعلق ہے۔ یہ چیز نہ صرف اہم بلکہ رحمت ہے۔ لیکن جب اختلاف رائے کو کسی اور جذبہ کا غلام بنا دیا جائے۔ یعنی اختلاف محض اس لئے نہ کیا جائے کہ آپ کی نظر میں آپ کا ہی خیال صحیح معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ اختلاف اس لئے کیا جائے کہ اس سے آپ کی کوئی ذاتی غرض تقویت حاصل کرتی ہے۔ تو ایسا اختلاف اکثر بجائے رحمت کے لعنت بن جاتا ہے۔ خواہ وہ ذاتی غرض صرف اسی قدر ہو کہ آپ کی رائے کا وہ احترام نہیں کیا گیا۔ جو ہونا چاہیئے تھا

ہم دیکھتے ہیں کہ جن مغربی جمہوری ممالک میں سیاسی شعور کسی حد تک ترقی کر چکا ہے۔ اختلاف رائے سے بہت مفید کام لیا جاتا ہے۔ دراصل ان ممالک کے سیاسی شعور کی ترقی کا انحصار ہی اختلاف رائے پر ہے۔ اس کے برخلاف آج ہمارے مشرقی خاصکر اسلامی ممالک میں جنکو شروع ہی سے سبق دیا گیا تھا کہ اختلاف رائے ایک رحمت ہے۔ محض ذاتی اغراض کی وجہ سے اختلاف رائے ایک لعنت بن گیا ہے۔ یہاں اختلاف رائے کو جبر و اکراہ سے مٹانا نہایت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایک لادینی مرض ہے کہ اختلاف رائے سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اس کو مضر سمجھا جاتا ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں جبر و اکراہ کی طاقت ہوتی ہے۔ وہ اختلاف کو بزور مٹانے کو ہی اپنے مفاد کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔

جب کوئی اصول ملکی قانون بن جاتا ہے تو اس قانون کا اجراء بے شک ملک میں نظم و نسق قائم رکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ لیکن ایک شخص خواہ وہ حاکم ہی کیوں نہ ہو یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ محض تحکم سے قانون کے ایسے مفہوم کو دوسروں پر جبراً ٹھونسے جس سے دیانتداری سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ یعنی اگر ایک قانون کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ اور دونوں میں سے کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دی جا سکتی تو کسی ملزم کو محض اس لئے ہم سزا نہیں دے سکتے کہ ایک مفہوم وہ ہے جو ہمارا ہے بلکہ دیانت یہ ہے کہ اگر دوسرے مفہوم سے ملزم کو فائدہ پہونچتا ہو۔ تو ہمیں وہی مفہوم لینا چاہیئے۔ قرآن کریم میں اسی لئے کہا گیا ہے کہ ان بعض الظن اثم یعنی بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔

انصاف کا یہ بہت نازک مسئلہ ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مولوی ذرا ذرا سے اختلاف پر کفر و ارتداد اور اس لئے واجب القتل ہونے کے فتوے فوراً لکھ دیتے ہیں۔ ایک وقت میں یہ مرض یورپ کے عیسائی فرقوں میں بہت بڑھا ہوا تھا۔ اور اس وجہ سے وہاں بہت کشت و خون ہوا۔ مسلمانوں میں بھی اختلاف رائے کی بناء پر کچھ کم ظلم نہیں ہوئے ہزاروں لاکھوں علمائے حق درباری علماء کا شکار ہوئے اور بعض تو بڑی اذیتیں دے کر قتل کئے گئے۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اگرچہ مسلمانوں میں بعض بادشاہ بڑے نیک ہوئے ہیں۔ مگر اسلامیوں کے زوال کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ مذہب کے نام پر درباری علماء نے مسلمان بادشاہوں سے بڑے بڑے ظلم کروائے ہیں۔ بادشاہی کی تاریخ علمائے حق کے خون سے سرخ ہے۔ پادریوں اور دیگر دشمنان اسلام نے اگرچہ مسلمانوں کے متعلق بہت سے ظلم و ستم کے مبالغہ آمیز افسانے گھڑے ہوئے ہیں لیکن ع

تا نباشد چیزکے مرداں نگویند چیزہا

اسلامی تاریخ کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے حق پر ظلم و ستم کرنے والے اکثر بادشاہ ویسے بڑے نیک اور پابند اسلام تھے۔ مگر درباری علماء شریعت کو کچھ اس طرح پیش کرتے رہے کہ انہیں مجبوراً ایسے کام کرنے پڑے جو از روئے اسلام ناجائز تھے۔ درباری علماء نے اور تو اور خود قرآن کریم کی بعض ایسی آیات کو منسوخ قرار دے دیا ہوا تھا کہ جنہیں اختلاف رائے پر انتہا درجہ کی رواداری کی تلقین کی گئی ہے۔ ان علماء نے شریعت کو اتنا تنگ بنا دیا تھا کہ آپ کو یہ سنکر حیرت ہوگی۔ کہ صلاح الدین جیسے مجاہد اسلام نے محض اختلاف رائے کی وجہ سے حضرت سہروردی علیہ الرحمۃ جیسے صوفی کو شہید کروا دیا تھا۔ یہ وہ عظیم الشان انسان ہے جس کی نیکیوں کے گن آج تک یورپ گاتا ہے۔ اور جس نے اپنے سب سے بڑے دشمن رچرڈ شاہ انگلستان کے ساتھ بھی ایسی نیکیاں کیں کہ تاریخ انسانی میں جن کی مثال نہیں مل سکتی۔ صلاح الدین کا ایک مغربی سوانح نگار سٹینلے لین پول لکھتا ہے۔

صلاح الدین کو اسلام سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ عزیز نہ تھی۔ وہ پکا مسلمان تھا۔ اس کی ساری دنیا اسلام تھی۔ صرف اسی ایک بات میں وہ متعصب تھا۔ پھر بھی جنگ کے علاوہ اس نے ایک ہی استبداد کا کام کیا۔ اور وہ تھا السہروردی صوفی فیلسوف کا قتل جس کو اس نے کفر کی بناء پر قتل کروا دیا۔

یقیناً یہ گناہ صلاح الدین کا نہیں تھا بلکہ یہ درباری علماء کا کارنامہ تھا۔ خود ہمارے زمانہ میں کابل میں جو احمدیوں کے قتل و سنگساریاں ہوئی ہیں۔ ان کے ذمہ دار بھی درباری علماء ہی ہیں۔ اس کی شہادت موجود ہے۔ کہ امیر عبدالرحمٰن۔ امیر حبیب اللہ اور امیر امان اللہ بذات خود ان سنگساریوں کے حق میں نہیں تھے۔ مگر درباری مولویوں نے ان کو اتنا مجبور کر دیا تھا۔ کہ ان کو ایسے افعال شنیع کا حکم دینا پڑا۔ تقریباً اسی طرح جس طرح پیلاطوس کو مجبوراً یہودی مولویوں کی مرضی کے مطابق حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھانا پڑا۔ مگر پیلاطوس نے تو پھر بھی حکمت سے کام لے کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی جان بچا لی تھی۔ یا کم سے کم ان کی جان بچانے والوں کی پردہ پوشی کی تھی۔ مگر والیان کابل اتنا بھی نہ کر سکے۔ کوئی مانے یا نہ مانے ہمیں پورا پورا یقین ہے کہ امیر عبدالرحمٰن کے خاندان سے حکومت کا چھن جانا انہی بے گناہوں کے قتل ناحق کا نتیجہ ہے۔

الغرض مسلمانوں نے بھی بادشاہی دور میں اختلاف رائے کی بناء پر ظلم و ستم کئے ہیں۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری ان علماء پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے دنیا کے مال و دولت کی خاطر بادشاہوں کو گمراہ کیا۔ یا ان کی رضا جوئی کے لئے اسلام کے اصولوں میں تحریف و تنسیخ کر کے اسکو اتنا تنگ بنا دیا کہ جس میں اختلاف رائے کے لئے رواداری کی ذرا گنجائش نہیں رہنے دی۔

آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے مسلمان علماء جس اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وہ وہی اسلام ہے۔ جو درباری علماء نے قرآن کریم کی وہ آیات جو رواداری کی تعلیم دیتی ہیں منسوخ کر کے بنایا تھا۔ وہ اسلام جس میں خونریزی کو رواداری پر ترجیح دی گئی ہے۔ جو قطعاً اسلامی اسلام نہیں۔ ہمارے موجودہ علماء کی ذہنیت اس سے اتنی متاثر ہے۔ کہ اب اگر ان منسوخ شدہ آیات کو پیش کیا جائے۔ تو وہ یہ تو اب نہیں کہتے کہ یہ آیات منسوخ ہو چکی ہوئی ہیں۔ لیکن ان سے گریز کی صورتیں نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

صدیوں کے درس و تدریس سے غلط باتوں پر ذہنیتیں اتنی پختہ ہو چکی ہوئی ہیں۔ کہ قدیم طرز کے مکاتب اسلامیہ میں صحیح اسلام کا چہرہ جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہے بالکل یونانی فلسفہ اور درباری علماء کے حاشیوں کی تاریکیوں میں چھپ کر رہ گیا ہے۔ اب معمولی قسم کی اصلاحی تحریکیں ان تاریکیوں کے پردے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتیں۔ یہ حالت کوئی نئی نہیں ہے۔ بلکہ تمام دنیائے اسلام پر چھائی ہوئی ہے۔ خود وہ علماء جو ان درباری علماء کی ذہنیت کے علمبردار ہیں۔ اسلام کی اس حالت پر چیخ اٹھے ہیں۔ اور اپنے طور پر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں مگر کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

کیا یہ حالت زبان حال سے پکار پکار کر نہیں کہہ رہی کہ اس وقت مصلح ربانی کی ضرورت ہے اس مصلح ربانی کی جو اس سے ہدایت پائے۔ جس نے قرآن کریم میں اس کی حفاظت کا خود وعدہ فرمایا ہے۔ جو قرآن کریم کی ان آیات کو از سر نو زندہ ثابت کرے۔ جن کو درباری علماء نے مختلف اغراض اور مختلف اثرات کے ماتحت منسوخ کر دیا ہے۔ وہ آیات جن میں اختلاف رائے کے لئے بردباری اور انتہائی رواداری کی تعلیم دی گئی ہے۔ جو دراصل اسلام کی جان ہیں جو اسلام کی بنیاد ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف اسلام ہی دنیا میں امن پیدا کر سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس قربانی کیلئے تمہیں بلایا جارہا ہے وہ اس انعام کے مقابلہ میں ہیچ ہے جو آسمان پر تمہارے لئے مقدر ہے

چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ کی اہمیت۔ دفتر دوم کی شرائط میں اہم تبدیلی۔ خدام سے عہد۔ پانچ اہم نصیحتیں۔ اندرونی اور بیرونی فتنوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین

خدام الاحمدیہ کے دسویں سالانہ اجتماع پر سیدنا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ کے ارشادات

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

ربوہ ۲۳ ماہ اخاء۔ آج ساڑھے دس بجے صبح مجلس خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس سیدنا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں خدام الاحمدیہ کا میزانیہ ۵۲-۱۹۵۱ء منظور ہونے کے علاوہ متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ ایجنڈے پر درج شدہ تجاویز کے سلسلے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجلاس کے دوران میں وقتاً فوقتاً جو ارشادات فرمائے ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیہ احباب کیا جاتا ہے:۔

نظم وضبط کی اہمیت

بجٹ پیش کرنے سے قبل حضور نے فرمایا مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ خدام سے جس نظم و ضبط کی توقع کی جاتی ہے۔ اسے وہ پورا نہیں کر رہے۔ چنانچہ بعض نمائندے مقررہ راستے کی بجائے ادھر ادھر سے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ حالانکہ نظم قائم رکھنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں دیا ہے۔ اور یہ صاف بات ہے کہ قرآن کریم معمولی باتیں بیان نہیں کیا کرتا۔ بلکہ ضروری اور اصولی باتیں ہی بتاتا ہے۔ تعجب ہے کہ ایک انگریز تو جانتا ہے۔ کہ اس کا تمدنی فرض کیا ہے۔ مگر ہم نہیں جانتے۔ گویا حکم ہمارے مذہب کا ہے اور اس پر عمل عیسائی کرتے ہیں۔

آسمان پر تمہارے لئے انعام انعام کی آواز آرہی ہے

اس کے بعد حضور نے خدام کے چندہ عام اور چندہ تعمیر مرکز کی رفتار کو ناکافی قرار دیتے ہوئے فرمایا ایک خادم ہونے کی حیثیت سے تم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ تم میں سے ہر ایک کو اسے سمجھنا چاہیئے۔ وہی قوم دنیا میں زندہ رہا کرتی ہے۔ جس کی ہر اگلی پود پہلے سے زیادہ عزم زیادہ قربانی زیادہ نظم اور زیادہ روحانیت حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اگر تم میں سے ہر ایک یہ عزم کرے۔ کہ میں نے خاص قربانی کر کے اپنے مرکزی دفتر کی تعمیر کے لئے چندہ دینا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ تم انصار سے چندہ مانگنے کی بجائے خود اپنے پیسوں سے اپنا دفتر تعمیر نہ کرلو۔ تم سے تو عورتوں نے زیادہ قربانی کا ثبوت دیا ہے۔ جنہوں نے تم سے بہت زیادہ رقم لجنہ کے مرکزی دفتر کی تعمیر کے لئے جمع کرلی ہے۔

اس سلسلے میں حضور نے فرمایا یاد رکھو کہ اسلام کی ترقی کا وہ زمانہ تمہیں نصیب ہوا ہے۔ جو پھر کبھی نہیں آئے گا۔ جس طرح یہ درست ہے کہ اسلام جتنا اب گرا ہے اتنا کبھی نہیں گرے گا۔ اسی طرح یہ بھی یقینی امر ہے کہ جس شان سے اسلام اب بڑھے گا اتنا آئندہ کبھی نہیں بڑھے گا۔ اور تمہیں خدا نے قربانی کرنے کا جو موقعہ دیا ہے وہ آئندہ کسی کو میسر نہ آئے گا۔ آج زمین و آسمان کا خدا ایک غلام کی حیثیت سے دنیا کی منڈیوں میں بک رہا ہے۔ اور تمہاری چھوٹی سے چھوٹی قیمت بھی اسے خرید سکتی ہے۔

خدا کی خدائی انسانی ذہن کے مطابق ہوتی ہے۔ جب میں نے خدا کو غلام کہا تو میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمارا واحد اور واحد خدا نعوذ باللہ غلام ہے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ آج دنیا کی نگاہ میں اس کی یہی حیثیت ہے۔ اور آج تمہی ہو جنہوں نے اپنے خدا کی عزت اور عظمت دنیا میں دوبارہ قائم کرنی ہے۔ جس قربانی کے لئے تمہیں بلایا جارہا ہے وہ ہیچ ہے۔ اس اجر کے مقابلہ میں جو اس کے بدلہ میں تمہارے لئے مقدر ہے۔ تمہیں خدام الاحمدیہ کی طرف سے قربانی کے لئے بلایا جائے گا۔ تمہیں تحریک جدید کی طرف سے قربانی کے لئے بلایا جائے گا۔ تمہیں صدر انجمن کی طرف سے قربانی کے لئے بلایا جائے گا۔ تمہیں لوکل انجمن کی طرف سے قربانی کے لئے بلایا جائے گا۔ شاید تمہیں خیال آئے کہ کیوں چاروں طرف سے تمہارے لئے قربانی قربانی کی آواز آرہی ہے۔ مگر یاد رکھو جب زمین میں ہر طرف سے تمہارے لئے قربانی قربانی کی آواز اٹھ رہی ہوگی۔ تو عین اس وقت اس کے بالمقابل آسمان پر ہر طرف سے تمہارے لئے انعام انعام کی آواز اٹھ رہی ہوگی۔ پس اس کام کو چھوٹا مت سمجھو بلکہ بڑا سمجھو اور اس کام کی نوعیت اور اہمیت کے مطابق ہی تم قربانی پیش کرو۔ اور جلد سے جلد اتنا چندہ جمع کرلو۔ جس سے تمہاری مجلس کی اہمیت اور شان کے مطابق دفتر تعمیر ہوسکے۔

تعمیر دفتر مرکزیہ کا چندہ لازمی قرار دیدیا گیا

اس کے بعد حضور نے نمائندگان کو چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ کی فراہمی کے سلسلے میں اظہار خیالات کا موقعہ عطا فرمایا۔ اور پھر ان کے مشورہ سے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ ہر مجلس کے لئے یہ چندہ لازمی قرار دے دیا جائے اور مجلس مرکزیہ ایک معین رقم کا فراہم کرنا ہر مجلس پر فرض قرار دے دے۔

دفتر دوم کے سلسلہ میں خدام سے عہد

حضور نے ایجنڈے پر درج شدہ اس امر کا ذکر فرمایا کہ تحریک جدید کے دفتر دوم کی مضبوطی کے لئے خاص تجاویز سوچی جائیں۔ اس سلسلے میں حضور نے فرمایا:۔

اس سال دفتر دوم کی مضبوطی کا کام میں نے خاص طور پر خدام کے سپرد کیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں وعدوں میں بھی اور وصولی میں بھی کچھ اضافہ ہوا ہے۔ مگر وہ کوئی ایسا خوشکن نہیں ہے۔ خدام کی مساعی سے اس سال اس وقت تک گذشتہ سال کی نسبت صرف دو ہزار کی وصولی زیادہ ہوئی ہے۔ حالانکہ تبلیغی مراکز نئے سے نئے قائم کرنے کی ضرورت پیدا ہو رہی ہے اور مختلف ممالک میں تبلیغ کے ایسے مواقعہ نکل رہے ہیں۔ جن سے فائدہ اٹھا کر ہم بہت بڑی کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ پچھلی نسل سے زیادہ قربانی کا ثبوت دیں۔ اس کے لئے دین کی محبت اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کے علاوہ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ تم اپنی آمدنیں بڑھانے کی کوشش کرو۔ اور اپنی اقتصادی حالت کو بہتر سے بہتر بناؤ اگر موجودہ حالت جاری رہی تو خطرہ ہے کہ خدانخواستہ ہمیں اپنے بعض جاری شدہ مشن بھی بند نہ کرنے پڑیں

اس کے بعد حضور نے ہر خادم سے یہ عہد لیا کہ (۱) وہ خود تحریک جدید کے دفتر دوم میں اپنی توفیق کے مطابق ضرور حصہ لے گا (۲) جو احمدی اب تک اس میں شامل نہیں انہیں شامل کرنے کی پوری پوری کوشش کرے گا حتی کہ ایک احمدی بھی ایسا نہ رہے جو اس میں شامل نہ ہو (۳) ہر نو احمدی کو اس میں تحریک کرنے کی تحریک کرے گا (۴) اپنے وعدے اور دوسرے احمدیوں کے وعدوں کو مقررہ میعاد کے اندر وصول کرنے کی کوشش کرے گا۔

اسی سلسلے میں حضور نے اعلان فرمایا کہ:۔

(۱) تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل ہونے کے لئے بھی اب وہی شرط ہوگی جو دفتر اول کیلئے مقرر ہے یعنی .... ہر احمدی کم از کم پانچ روپے سالانہ ادا کر کے اس میں شامل ہوسکتا ہے۔

(۲) گذشتہ بقایا نہیں لیا جائے گا بلکہ جس سال کوئی دفتر دوم میں شامل ہوگا۔ اسے ہی اس کا پہلا سال تصور کیا جائے گا۔ اور اس وقت سے لے کر آئندہ انیس برس تک یہ چندہ ادا کرتا رہے گا

مجلس کا سہ ماہی رسالہ شائع کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا

یہ سوال تو پیدا نہیں ہوسکتا کہ اس رسالہ کی اشاعت سے الفضل کی خریداری پر اثر پڑے گا۔ کیونکہ الفضل کا تو بہرحال ایک مستقل حلقہ اشاعت ہے گو یہ درست ہے کہ جس طرح الفضل کے ایڈیٹر صاحب نے ایڈیٹوریل سنبھال لیا ہے اسی طرح اگر باقی عملہ بھی توجہ کرے اور صرف اعلانات اور خبروں سے اخبار پر نہ کرے تو یقیناً اس کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوسکتی ہے۔

مضمون نویسی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا رسالہ تو شائع ہو جائے گا مگر سوال یہ ہے کہ اس رسالہ میں مضمون کون لکھے گا؟ دو سال ہوئے میں نے جماعت کے تعلیم یافتہ طبقہ کو تحریک کی تھی کہ وہ مختلف موضوعات پر رسائل لکھے اور متعدد افراد نے لکھنے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ مگر سلطان القلم کی جماعت کہلانے کے باوجود انہیں آج تک اپنے وعدے کے ایفاء کی توفیق نہیں ملی۔

آخر میں حضور نے فرمایا:۔ گذشتہ سال میں نے خدام الاحمدیہ کی صدارت کا عہدہ سنبھالنے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب میں صدر خدام الاحمدیہ کہلانے لگوں۔ کیونکہ خلافت کا مقام بہرحال اس سے بہت زیادہ بلند ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

. . . .

اگر ایک ناظر کام نہ کرے اور میں اس کا کام اس سے لے کر خود کرنے لگوں تو ظاہر ہے کہ میں ناظر نہیں کہلانے لگوں گا

اس کے بعد حضور نے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور کھانا کھانے کے لئے مجلس شوریٰ کا اجلاس برخاست کرنے کا اعلان فرمایا۔

دوسرے اجلاس میں حضور کے ارشادات

تبلیغ کے ذرائع کا ذکر کرتے حضور نے فرمایا۔ کج بحثی اختیار کرنے والوں کے ساتھ وقت ضائع کرنے کی بجائے تمہیں ایسے افراد کو تبلیغ کرنی چاہیئے جو سنجیدگی کے ساتھ تمہاری باتوں کو سننے اور سمجھنے کی کوشش کریں .... لٹریچر کی تقسیم میں بھی احتیاط برتنی چاہیئے اگر چند متین اور سنجیدہ اصحاب کو منتخب کر کے انہیں باقاعدگی اور التزام کے ساتھ لٹریچر دیا جائے تو یہ زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ حضور نے خدمت خلق کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا تمہیں سچے معنوں میں دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور مدد کرنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے نیز اجتماعی طور پر مسلمانوں کو نماز کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی اور اسی طرح دیگر اسلامی احکام پر عمل کرنے اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کرنی چاہیئے

پانچ نصیحتیں

اختتامی تقریر میں حضور نے یہ نصیحتیں فرمائیں

(۱) کوشش کرو کہ سو فیصدی خدام تیرنا جانتے ہوں۔

(۲) کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھو۔ پڑھنا لکھنا اور زبان جاننا ہر جگہ کام نہیں آتا۔ لیکن اگر ہنر پاس ہو تو وہ ہر جگہ کام آتا ہے

(۳) ملک و ملت کی ضروریات کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرو

(۴) منہ اور دانتوں کی صفائی کا خاص اہتمام کیا کرو۔ بلکہ مجالس میں وقتاً فوقتاً اس کا ٹیسٹ لیتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ خدام کو توجہ رہے۔

(۵) سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں یہاں کہا گیا ہے یا سکھایا گیا ہے۔ اسے اچھی طرح یاد رکھو۔ اپنے اپنے مقامات پر جا کر مجلس کا اجلاس کر کے تمام خدام کو تحریک کرو کہ وہ ان تمام امور پر عمل کریں۔ جو عہد یہاں تم سے لئے گئے ہیں۔ وہ باقی خدام سے بھی لو۔ اور پھر نگرانی کرو کہ وہ کس حد تک اس کو پورا کرتے ہیں

بیرونی اور اندرونی فتنوں سے مت ڈرو

آخر میں حضور نے فرمایا۔ ہماری مخالفت خطرناک رنگ اختیار کر رہی ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم ثابت قدم رہو۔ مخالفت کا دلیرانہ رنگ میں مقابلہ کرنے اور نہ ڈرنے کی روح اپنے اندر پیدا کرو۔ حضور نے جماعت کے بعض افراد کا ذکر کرتے ہوئے جو بھگوڑے ثابت ہوئے ہیں فرمایا اگر جماعت میں سے کوئی غداری کرتا ہے اور بھگوڑا ثابت ہوتا ہے۔ تو تمہیں اسے ہرگز منہ نہ لگانا چاہیئے بلکہ نفرت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔ جو شخص ایسے لوگوں سے کسی قسم کا تعلق رکھتا ہے۔ وہ یقیناً خدا سے ہنسی اور تمسخر کرتا ہے تم یا تو ایسے لوگوں سے دوستی رکھو اور خدا کو چھوڑ دو اور یا پھر خدا کے لئے اتنی غیرت پیدا کرو کہ ایسے مرتدین سے کسی قسم کا بھی کوئی تعلق رکھنا تمہیں گوارا نہ ہو۔ پس اپنی اپنی جگہ ہوشیار رہو اور اپنے اپنے نفوس کا جائزہ لیتے رہو کہ آیا تم ان بیرونی اور اندرونی فتنوں سے ڈرتے تو نہیں؟

اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی اور پھر اجتماع کے ختم ہونے کا اعلان کرتے ہوئے خدام کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

ولادت

برادرم عبدالستار صاحب راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بچی عطا کی ہے جو بابو عبدالکریم صاحب اسسٹنٹ پورٹ ماسٹر گوجرانوالہ کی پوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عمر دراز فرمائے اور نیک بنائے۔ (خورشید احمد)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے دادا محترم فضل محمد صاحب ہرسیاں والے جو کہ پرانے صحابہ میں سے ہیں اور آجکل گجرات میں ہیں وہ کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ نیز ان کی ٹانگ میں درد شروع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے قارئین کرام ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمادیں"

عبدالمجید نیاز مولوی فاضل ربوہ پسر عبدالرحیم صاحب درویش قادیان

(۲) میرے ماموں جان ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پنشنر سرگودھا بعارضہ ٹائیفائڈ بخار ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں ان دنوں جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں

راجہ ابوالعطاء جالندھری احمد نگر۔ ربوہ

(۳) میری لڑکی امۃ السمیع ۱۰ سالہ بازوؤں کی دردوں کی وجہ سے بیمار ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے

(محمد یامین تاجر کتب)

سیلاب کے موقعہ پر جامعہ احمدیہ احمد نگر کے طلبہ کا قابل تقلید نمونہ

مورخہ ۱۵ اکتوبر کو احمد نگر میں جامعہ احمدیہ کے ان طلبا کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی۔ جنہوں نے سیلاب کے ایام میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دی تھیں۔ اس موقعہ پر تلاوتِ قرآن مجید کے بعد مرزا احمد لطیف صاحب کاتب نے ان کی خدمات سے متعلق حسب ذیل رپورٹ پڑھ کر سنائی:۔

گذشتہ دنوں جس سیلاب عظیم سے پنجاب کے ایک بہت بڑے حصہ کو دوچار ہونا پڑا اور جس میں ہزاروں انسان اور مویشی ہلاک ہو گئے اور کروڑوں روپے کا مالی نقصان ہوا اس کی تباہ کاریوں سے احمد نگر نزد ربوہ بھی محفوظ نہ رہ سکا۔ چنانچہ ۱۹؍۹؍۵۵ کی شب کو بعد نماز مغرب مجھے مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی طرف سے پیغام ملا کہ فوراً مسجد میں آکر مجھے ملو۔ جب خاکسار مسجد میں حاضر ہوا تو مکرم مولوی صاحب نے فرمایا کہ ابھی ابھی اطلاع آئی ہے کہ دریائے چناب میں خطرناک طغیانی آرہی ہے اس واسطے ابھی سے تیاری شروع کر دو۔ چنانچہ اسی وقت جماعت احمدیہ اور دیگر احباب کے ساتھ مشورہ کیا گیا کہ اب ان حالات میں کیا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ گاؤں کے مشرقی اور جنوبی کونوں پر بند بندھوا دیئے جائیں اور تین ٹولیاں گاؤں میں اور تین احمد نگر سے کوٹ امیرشاہ جانے والی کچی سڑک پر اور تین سائیکل سوار گشتی ٹولیاں پکی سڑک پر مقرر کی جائیں تاکہ جلد جلد ان کی طرف سے حالات کا علم ہوتا رہے اس فیصلہ کے بعد خاکسار مسجد سے ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی طرف طلبہ کو ان حالات سے باخبر کرنے کیلئے آرہا تھا کہ راستہ میں مجھے مکرم معاون صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے اطلاع ملی کہ دریائے چناب میں شدید طغیانی آرہی ہے اس واسطے آپ بلاتفریق لوگوں کو گاؤں کے اونچے حصہ میں منتقل کر دیں۔ اور تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد مرکز کو بھی حالات سے باخبر کرتے رہیں چنانچہ میرے ہوسٹل جامعہ کے صحن میں پہنچنے پر تمام طلبہ دو منٹ کے اندر ایک جگہ جمع ہو گئے ان کو ہر دو اطلاعات سے مطلع کیا گیا اور عرض کیا کہ آپ میں سے چند رضاکاروں کی ضرورت ہے۔ اس وقت کے نظارے کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا ہر طالب علم مشکل سے مشکل خدمت بجا لانے کے لئے بیتاب تھا۔ احباب کے فیصلہ کے مطابق نصف کے قریب طلبہ کی رات کے اوقات میں ڈیوٹیاں لگائی گئیں اور باقی ماندہ طلبہ دعاؤں میں مصروف ہو گئے۔

اس اثناء میں دو دوست ربوہ سے مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کا زبانی پیغام لے کر آئے کہ خطرناک سیلاب آرہا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں کو ربوہ بھجوا دیں۔ چنانچہ مکرم پرنسپل صاحب نے یہ معاملہ جماعت کے دوستوں کے سامنے پیش کیا تو اکثریت نے یہ فیصلہ کیا کہ اب رات ہے انشاء اللہ صبح اس پر حالات کے مطابق غور کیا جائیگا۔

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے فیصلہ کیا گیا تھا کہ تین ٹولیاں گاؤں میں اور تین ٹولیاں کوٹ امیرشاہ جانے والی سڑک پر اور تین سائیکل سوار دستے پکی سڑک پر گشت لگانے کیلئے متعین کئے جائیں۔ چنانچہ گاؤں والی ٹولیاں تمام رات گاؤں میں ہی گشت لگاتی رہیں اور لوگوں کو بیدار رہنے اور سامان محفوظ کرنے کی تلقین کرتی رہیں دو کچی سڑک والی ٹولیاں سڑک پر کوٹ امیرشاہ تک چکر لگاتی رہیں اور حالات سے اطلاع دیتی رہیں۔ اسی طرح سائیکل سوار گشتی ٹولی پانچ مرتبہ رات کو دریا کے پل پر جا کر پانی کی کیفیت سے باخبر کرتی رہیں۔ نیز رات کو تین مرتبہ دفتر مرکزیہ مجلس خدام الاحمدیہ کو بھی گاؤں کے حالات سے مطلع کیا گیا۔ اور حسب فیصلہ مشرقی اور جنوبی راستوں پر بند بندھوا دیئے گئے۔

۱۹؍۹؍۵۵ کی رات خیریت سے گذری۔ ۲۰؍۹؍۵۵ کو فجر کی نماز کے بعد مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ دریا کے پل پر خود حالات معلوم کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ جب وہاں پہنچے تو وہاں پر اے۔ ڈی۔ ایم صاحب بہادر ضلع جھنگ بھی موجود تھے انہوں نے مکرم پرنسپل صاحب کو بتایا کہ اطلاع ملی ہے۔ ۲۲ فٹ اونچی پانی کی دیوار آرہی ہے جو آج پچھلے پہر یہاں پہنچ جائے گی۔ دوسرے انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ یہاں پانی کا زور تب ہوگا۔ جب پانی تریموں گھاٹ پر پہنچے گا۔ کیونکہ وہاں پر دریائے چناب و جہلم دونوں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور پانی زیادہ جمع ہو جاتا ہے اور نکاس کم ہوتا ہے۔ جب یہ دیوار وہاں پہنچے گی تو پانی پیچھے آئیگا اور ارد گرد پھیلے گا۔ جب دوست عصر کی نماز کے لئے مسجد میں جمع تھے کہ چند طالبعلموں نے آکر اطلاع دی کہ پانی احمد نگر کی مشرقی طرف تقریباً ایک میل دور کے فاصلہ پر پہنچ گیا۔ نماز کے بعد مکرم پرنسپل صاحب چند ساتھیوں کے ساتھ مشرقی طرف گئے۔ جب پون میل کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ پانی تیزی کے ساتھ احمد نگر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس لئے شام کی نماز کے وقت احباب کو حالات سے آگاہ کیا اسی وقت طلبہ جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کی مشرقی اور جنوبی بندوں کو مضبوط بنانے کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ تقریباً آٹھ بجے کے قریب مکرم صاحبزادہ مرزا

منور احمد صاحب ربوہ کی طرف سے ایک رقعہ بنام پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ آیا کہ بہتر ہے عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو ربوہ پہنچا دیا جائے۔ نماز عشاء کے بعد جب دوستوں سے مشورہ لیا گیا تو یہ فیصلہ ہوا کہ جو احباب اپنے بچوں اور عورتوں کو ربوہ پہنچانا چاہیں وہ پہنچا دیں اس وقت ربوہ سے بھی کچھ دوست اس غرض کیلئے احمد نگر پہنچ چکے تھے۔ دوستوں کے مشورہ کے مطابق جن اصحاب نے پسند فرمایا۔ انہوں نے اپنے عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو ربوہ پہنچا دیا۔ ابھی ساڑھے آٹھ نہیں بجے تھے کہ پانی احمد نگر پہنچ گیا۔ بندوں پر آدمی پہلے ہی مقرر کئے ہوئے تھے اور ان میں بھی نوے فیصدی ہمارے طالبعلم تھے۔ اس وقت پانی نہایت تیزی سے بڑھ رہا تھا مشرقی طرف کے باہر کے مکان گر رہے تھے ہمارے طالب علموں نے نہایت اخلاص اور محنت سے کام کو جاری رکھا۔ ایک بند ٹوٹتا تو کچھ فاصلہ چھوڑ کر دوسرا بند بنانا شروع کر دیتے پھر انہی طالبعلموں میں سے گرتے ہوئے مکانوں کا سامان نکالنے کیلئے ایک پارٹی مقرر کی گئی کہ وہ سامان نکال نکال کر اونچی جگہوں پر پہنچائیں۔ قریباً ساٹھ خاندانوں کا سامان جن میں اکثریت غیر احمدیوں کی تھی نکالا گیا۔ بندوں کی مجموعی تعداد جو پانی کو روکنے کیلئے بنائے گئے تھے ۲۵ تھی۔

۹/۲۰ ۵۰ کی رات کو تمام طالبعلموں نے بند باندھتے لوگوں کا سامان نکلوانے میں گذاری۔ آخر صبح ہوئی اور یہ ۲۱ ستمبر جمعرات کا دن تھا۔ دن ہونے کی وجہ سے کچھ سکون سا تھا مگر پانی بڑھتا ہی جا رہا تھا اور دوسری طرف یہ بھی تھا کہ ابھی تک بہت بڑی تعداد میں احمد نگر میں بچے اور مستورات موجود تھے۔ چنانچہ مشورہ کیا گیا کہ کچھ کشتیاں منگوائی جائیں تاکہ مستورات کو محفوظ مقام پر پہنچوایا جائے۔ اس غرض کیلئے تین کشتیاں بنوائی گئیں اور دن کے ۱۱ بجے ایک رقعہ بنام صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر کیا گیا کہ ساٹھ ستر فیصدی کے قریب مکانات منہدم ہو چکے تھے اور پانی برابر بڑھ رہا تھا اور ابھی بہت ساری مستورات اور بچے احمد نگر میں ہیں۔ اس واسطے کسی طرح کچھ کشتیاں یہاں بھجوائیں۔ چنانچہ یہ چٹھی چار درچھ ... ایک طالبعلم ایک ٹیکسی میں جلدی سے لیکر روانہ ہوئے۔ ہمارے یہ بھائی گیارہ بجے ربوہ کیلئے روانہ ہوئے اور چار بجے شام ناکام واپس آ گئے کہ پانی کے آگے کچھ پیش نہیں جاتی۔

۹/۲۱ ۵۰ کا ہی واقعہ ہے کہ دوپہر کو مہر محمد عیسےٰ صاحب سربراہ نمبردار مکرم پرنسپل صاحب کے پاس آئے اور کہا ہمارا خیال ہے کہ حکام سے مشورہ کے بعد راجباہ نہر کے مغربی کناروں کو توڑ دینا چاہیئے تاکہ پانی کا نکاس مغربی جانب کی طرف ہو جائے۔ اس کے واسطے خطرہ تھا کہ ہو سکتا ہے کہ دوسری طرف والے لوگ ایسا نہ کرنے دیں۔ مگر جب یہاں یہ حالت تھی کہ پانی بڑھتا جا رہا ہے اور دوسری طرف خشکی ہے تو گاؤں کے بعض لوگوں کے ساتھ ہمارے ۲۰ طالبعلم اس کام کو بھی کرنے کیلئے پھاوڑے لگاتے ہوئے روانہ ہو گئے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد مکرم تحصیلدار صاحب لائلپور معہ نائب تحصیلدار صاحب حلقہ تشریف لائے اور انہوں نے یقین دلایا کہ ہم خود اس کام کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی ایسی حالت ہوئی تو ہم خود اس کام کو کریں گے۔ پھر اسی تاریخ کو ظہر کے بعد مکرم پرنسپل صاحب نے صدقہ کی تحریک کی اور فرمایا کہ حدیث شریف میں آتا ہے الصدقة تطفیٔ غضب الرب کہ صدقہ خدا تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ اس واسطے ہم کو صدقہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ پچاس روپے کے قریب جمع ہوئے جو غرباء میں تقسیم کئے گئے۔

اب نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا اور پانی بدستور بڑھ رہا تھا اور مکان گر رہے تھے کہ مہر محمد عیسےٰ صاحب سربراہ نمبردار (جو کہ مقامی غیر احمدی ہیں) مکرم پرنسپل صاحب کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ ہمارے آدمی اکٹھے ہوئے ہیں اور ہم کو اب بچنے کی امید نہیں رہی ہے ہم تو یہاں سے باہر جا رہے ہیں۔ آخر غیر احمدی دوستوں میں سے اکثریت احمد نگر سے باہر چلی گئی۔ نیز مہر صاحب نے بتایا کہ یہ مکان جو بچے ہوئے ہیں ان میں بھی خطرہ ہے کیونکہ یہ زمین بھرتی والی ہے اور اس میں سے بھی پانی نیچے سے ابھر آتا ہے۔ قدیمی باشندے جن کے مکانات گر چکے تھے اور سامان بکھرا پڑا تھا جب عصر کا وقت آ گیا تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہاں سے روانہ ہو گئے۔ نیز ہماری کشتیوں پر بھی چند خاندان محفوظ مقامات کی طرف بھیجے گئے تھے۔

جمعرات کی شام کو غیر احمدی کثرت سے احمد نگر سے نکل گئے اور گاؤں میں ایک گونہ ویرانی سی نظر آنے لگی۔ مگر جامعہ کے یہ بہادر طالبعلم اپنی اپنی ڈیوٹیاں تندہی سے ادا فرما رہے تھے اور پانی ابھی بڑھ رہا تھا۔ شام کو یہ فیصلہ کیا گیا کہ اگر پانی کی رفتار اسی طرح رہی تو صبح کو کوئی فیصلہ کیا جاوے گا کہ اب کیا قدم اٹھایا جائے۔ پانی کے بڑھنے کی رفتار کو دیکھ کر ایک طرف تو یہ کہتے تھے کہ کل فیصلہ کیا جائیگا اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم احمدی اور خصوصاً ہمارے طالبعلم جھک کر دعا کر رہے تھے۔ یا الٰہی! یہ تو تیرے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ ادارہ ہے تو خود ہی رحم فرما اور ہمارے گناہوں پر اپنی رحمت کی چادر ڈال دے۔ نیز یہ بھی تجویز کی گئی تھی کہ اگر گاؤں سے جانا پڑا تو پہلے عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں کو بچایا جائے۔

سورج غروب ہونے کی تیاری کر رہا تھا اور گاؤں کی آبادی نصف کے قریب باہر جا چکی تھی دوسو کے قریب مکان گر چکے تھے پانی بدستور بڑھ رہا تھا۔ رات نو بجے تک صرف پانی کا بڑھنا رک گیا لیکن ... شروع ہوئی۔

۹/۲۲ ۵۰ بروز جمعہ کتنا ہی مبارک دن تھا جبکہ ہم نماز فجر کے لئے مسجد میں گئے تو پانی تقریباً تین فٹ اتر چکا ہوا تھا۔ اب دن چڑھ چکا تھا اور پانی آہستہ آہستہ اتر رہا تھا اور چند وہ چہرے جن پر دو دن پہلے کچھ افسردگی کے آثار نظر آتے تھے خوش وخرم نظر آ رہے تھے۔ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد میں تمام دوست جمع ہوئے۔ خطبہ میں مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے ایک روح پرور تقریر فرمائی اور ہمیں ہماری ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور تحریک فرمائی کہ ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور شکرانہ کے طور پر جو کچھ میسر ہو خدا تعالیٰ کے حضور بطور شکرانہ پیش کرنا چاہیئے۔ آپ نے اسی وقت اپنی طرف سے مبلغ بیالیس روپے اور طلبہ جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کی طرف سے دس روپے یعنی کل بچاس روپے مکرم بابو فقیر علی صاحب سکرٹری مال جماعت ہذا کو دیئے۔ چنانچہ شکرانہ کی رقم ایک سو پچاس /-۱۵۰ روپے جمع ہوئی۔ جو کہ احمدی و غیر احمدی مصیبت زدگان میں تقسیم کی گئی۔ خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے۔ ابھی ہم نماز پڑھ کر فارغ ہی ہوئے تھے کہ جامعۃ المبشرین کے چند طالب علم ربوہ سے ہمیں ملنے کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے ربوہ کے حالات سے ہمیں اطلاع دی کہ وہاں بالکل خیریت ہے اور ہماری طرف سے بھی خیریت کا پیغام لے کر روانہ ہو گئے ساتھ ہی یہ واقعہ ہوا کہ ہمارے مقامی سکول کے ہیڈ ماسٹر غلام بھیک صاحب کے ایک رشتہ دار پشاور سے ان کی خیریت معلوم کرنے کے لئے احمد نگر پہنچے۔ وہ وہاں سے انگور اور سردہ لائے تھے۔ چنانچہ یہ پھل اسی وقت تمام دوستوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس وقت ایک تو ربوہ کی طرف خیریت کی اطلاع اور دوسری طرف پانی میں چاروں طرف سے گھرے ہوؤں کو ان پھلوں کا ملنا۔ ان دونوں چیزوں سے دوستوں کے دلوں نے ایک عجیب فرحت محسوس کی۔ اور سجدات شکر بجا لائے

حقیقت یہ ہے کہ اگر میں اس رپورٹ میں اسباب کا ذکر نہ کروں۔ تو قدر ناشناسی ہوگی کہ اس سیلاب عظیم کے موقعہ پر ہمارے استاذی المکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ نے محنت۔ کوشش۔ اور حسن تدبر سے کام لے کر دن رات ایک کر دکھایا آپ نے ان دنوں میں خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہر ایک کی ہر طرح سے امداد فرمائی۔

اس کے بعد میرے طالب علم بھائیوں کی باری آتی ہے۔ ان بہادروں نے ان دنوں میں جس اخلاص۔ محنت۔ محبت اور ایثار سے اس خدمت کو محض للہ سرانجام دیا ہے۔ میں اس کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور قارئین کرام کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ آپ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح احمدی بننے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور جس غرض اور مشن کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ اس مشن کو کماحقہٗ پورا کرنے والے ہوں۔

ہونہار طالب علموں میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے سے بڑھ کر اور اپنی طاقت سے بھی زیادہ اس خدمت کو سرانجام دیا ہے اور گاؤں کے تمام احمدیوں اور غیر احمدیوں کی خدمت کی ہے جس کا سب نے فراخ دلی سے اعتراف کیا ہے یہاں سیلاب کی وجہ سے دو سو تین مکان گرے جن میں سے چونتیس احمدیوں کے مکان ہیں باقی غیر احمدیوں کے تھے۔ کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ ہاں مالی نقصان کا اندازہ پچاس ہزار تک کا ہے“۔

اس تقریب کے موقع پر مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ رپورٹ پیش ہو چکنے کے بعد مکرم شاہ صاحب نے صدارتی تقریر کے دوران میں طلباء کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ بعدہ دعا پر یہ مجلس برخاست ہوئی۔ (نامہ نگار)

ایک امر کی وضاحت

الفضل مورخہ ۲۲ اکتوبر کی اشاعت میں سیلاب کی تباہ کاریوں کی روک تھام کے متعلق جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس پر بعض احباب نے تعجب کا اظہار کیا ہے کہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ دیگر بزرگان کے علاوہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے ناظر امور عامہ وخارجہ کی ہدایات ونگرانی سے کیونکر مستفید ہوئے جبکہ موصوف سیلاب کے دنوں میں لاہور تشریف رکھتے تھے۔ دراصل بات یہ ہے کہ مکرم درد صاحب ابھی ربوہ ہی میں تھے کہ سیلاب آنے کی اطلاع موصول ہو چکی تھی اور حفظ ماتقدم کے طور پر اس وقت جو انتظامات کئے گئے تھے ان میں آپ کا مشورہ شامل تھا۔ بعد میں آپ کو فوری طور پر لاہور آنا پڑا اور آپ کی عدم موجودگی میں تمام کا تمام علاقہ ایک خطرناک سیلاب کی زد میں آ گیا۔ دیگر بزرگان کے ساتھ مسافر مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ نے امیر مقامی اور قائمقام ناظر امور عامہ کی حیثیت سے سیلاب کے امدادی کام میں خدام کی رہنمائی فرمائی۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام سے مرتد ہونے والے کیلئے قتل یا رجم کی سزا مقرر نہیں!

مدرسہ احمدیہ و جامعۃ احمدیہ میں تقاریر کا انعامی مقابلہ

مورخہ ۷ر اکتوبر کو طلبہ جامعۃ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ میں موضوع "کیا اسلام نے مرتد ہونے والے کی سزا قتل مقرر کی ہے؟" پر تقاریر کا انعامی مقابلہ ہوا۔ دونوں اداروں میں سے بیس۲۰ طالب علموں نے اس میں حصہ لیا۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا اور چوہدری غلام حیدر صاحب جج تھے۔ جامعہ کے طلبہ میں سے عبد الرحیم صاحب نیر ثانی۔ حافظ محمد اعظم صاحب اور عبد الحی صاحب کشمیری علی الترتیب اوّل۔ دوم اور سوم آئے اور مدرسہ کے طلبہ میں سے محمد اسحاق صاحب خلیق۔ ناصر احمد صاحب ڈیرہ غازیخانی اور عبد الرحمن صاحب سیلونی علی الترتیب اول۔ دوم اور سوم قرار پائے۔ اور انعام حاصل کیا۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اپنی صدارتی تقریر میں موضوع کی اہمیت جتاتے ہوئے بیان کیا کہ ان دنوں پھر کچھ لوگ اسلام کو بدنام کرنے کے لئے یہ شور مچا رہے ہیں کہ اسلام سے انحراف کرنے والے کو اسلام نے واجب القتل قرار دیا ہے۔ اسلام جو آزادی مذہب کا سب سے بڑا حامی ہے اسے اس قسم کے خود تراشیدہ مسئلوں سے بدنام کیا جا رہا ہے۔ اسلام کو اس الزام سے پاک ثابت کرنا ضروری ہے۔ نیز چونکہ اس مسئلہ کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں کہ اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کو تبلیغ کی اجازت نہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ غیر مسلم حکومتیں اپنے ممالک میں اسلام کی تبلیغ کو بند قرار دے دیں اور اس طرح اسلام کی اشاعت میں رخنہ پیدا ہو جائے۔ اسلئے بھی اس غلط خیال کی تردید لازمی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ کہلانے والے علماء میں سے جو لوگ اس مسئلہ کی بناء پر احمدیوں کو واجب القتل قرار دے رہے ہیں وہ اسلام کو بدنام کرنے کے علاوہ مملکت پاکستان کو بھی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ملانوں کے فتووں کی رو سے تو کوئی فرقہ بھی مسلمان ثابت نہیں ہوتا۔ سب پر ان کے مخالفین نے کفر و ارتداد کے فتوے لگا رکھے ہیں۔

یہ اجلاس احمدیہ مسجد احمد نگر میں منعقد ہوا۔ طلبہ کے علاوہ دوسرے احمدی احباب اور بعض غیر احمدی دوست بھی اجلاس میں شریک ہوئے (نامہ نگار)

مبلغین کے اعزاز میں عصرانہ

بروز جمعرات ساڑھے پانچ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ بلاک ب ربوہ کی طرف سے چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن کو ان کی کامیاب مراجعت پر مبارکباد کہنے کے لئے اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری (سیرالیون) مولوی غلام احمد صاحب بشیر (ہالینڈ) مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی (نائیجیریا) مولوی عبد الکریم صاحب (سیرالیون) اور مولوی عطاء اللہ صاحب (گولڈ کوسٹ) کو ان کی بیرونی ممالک میں تبلیغ کے لئے روانگی پر الوداع کہنے کے لئے عصرانہ دیا گیا۔ اس تقریب پر صدر انجمن اور تحریک جدید کے افسران۔ مقامی مجالس کے زعماء۔ بیرونی ممالک کے مبلغین کے علاوہ مولوی ابوبکر صاحب انڈونیشین۔ رشید احمد صاحب امریکن۔ عباس ابراہیم صاحب سوڈانی بھی شامل ہوئے مجلس کی طرف سے سلطان احمد صاحب پیر کوٹی معتمد حلقہ نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کا جواب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور جانیوالے مبلغین کی طرف سے مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے دیا۔

آخر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تقریر فرماتے ہوئے کہا۔ مبلغین احمدیت کو باہر جا کر کسی مشکل سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ خدا تعالےٰ خود ان کا محافظ و ناصر ہوتا ہے۔ میرا خود اپنا تجربہ ہے کہ بعض وقت مخالفین کے اعتراضات کے خدا تعالےٰ نے ایسے جوابات سمجھائے کہ سوال کرنے والے دنگ رہ گئے خدا تعالےٰ خود ان کی پرورش کرتا ہے حفاظت کرتا ہے۔ . . . . اور ان سے کام لیتا ہے آخر میں آپ نے چوہدری مشتاق احمد باجوہ اور دیگر مبلغین سلسلہ جو تبلیغ کے لئے جا رہے تھے۔ کی خدمات کو سراہا۔ اور جانیوالے مبلغین کے لئے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

(۲) جمعہ کو بعد نماز عصر خدام الاحمدیہ حلقہ الف کی طرف چوہدری صاحب موصوف اور تمام جانیوالے اور آنیوالے مبلغین کے اعزاز میں پارٹی دی گئی۔ جس میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے شرکت فرمائی۔ نماز مغرب کے بعد زیر صدارت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مسجد حلقہ الف میں ایک جلسہ ہوا جس میں سب مبلغین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ (نامہ نگار)

بحر مردار کے کنارے

اپریل ۱۹۴۵ء میں برادرم مکرم مولینا مولوی محمد شریف صاحب مبلغ بلاد عربیہ کی معیت میں بحر مردار دیکھنے کا موقعہ ملا۔

نسیم سیفی

یہاں کا ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے ایک افسانہ
جو اہل عقل و دانش کو بنا دیتا ہے دیوانہ

یہاں آسائش ہستی کا ہر ساماں میسر تھا
یہاں گردش میں رہتا تھا مئے عشرت کا پیمانہ

نگار خوش ادا بزم طرب میں جلوہ پیدا تھا
ہر اک محفل میں تھی ارزانئ انداز رندانہ

اتر جاتا تھا جلوہ دل کی گہرائی میں آنکھوں سے
سمٹ آتا تھا بیباکی سے پہلو میں پروانہ

فضاؤں میں کھنکتے جام نغموں کی جوانی تھے
صراحی کے لبوں پر تھا جنوں انگیز افسانہ

مسلط تھیں کچھ ایسی حسن کی کیفیتیں دل پر
ہر اک فرزانہ دیوانہ تھا ہر دیوانہ مستانہ

غرض بکھرے پڑے تھے اس جگہ فردوس کے ٹکڑے
یہاں کے ذرہ ذرہ پر مہ و انجم نچھاور تھے

مگر یہ عیش و راحت سو گئے آغوش حسرت میں
مچل اٹھا تبسم موت کا ان کی مسرت میں

حدود اللہ سے ہر لمحہ بڑھتے جا رہے تھے وہ
گھٹے جاتے تھے صبح و شام شان آدمیت میں

فلک والوں سے اب کوئی تعلق ہی نہ تھا ان کا
ہوئے تھے محو کچھ اس طرح دل ارضی محبت میں

سنوارا اس طرح شیطان نے باطل انکی آنکھوں میں
ہزاروں خامیاں ان کو نظر آئیں حقیقت میں

خدا کا نام تک لینے نہ دیتے اہل دنیا کو
کہیں یہ بات آسکتی جو انکے دست قدرت میں

رہے ناپاک ارادے ان کے پیوند زمیں ہو کر
فقط افسانۂ عبرت ہے باقی چشم عبرت میں

کوئی دیکھے تو اس وادی کو دیکھے چشم عبرت سے
کہ ہر لحظہ یہاں اٹھتا ہے اک پردہ حقیقت سے

ہے اب کمتاب سے ذروں کا اجڑا سا جہاں باقی
شباب عشرت ہستی کا ہے بس یہ نشاں باقی

سکوت مرگ در آغوش اک چٹیل سا میداں ہے
نہ نغمے ہیں فضاؤں میں نہیں وہ نغمہ خواں باقی

رہے باقی نہ جلوے حسن خود آرا و خودسر کے
نہیں دل والے نہ اہل دل کی امید جواں باقی

پتہ تک بھی نہیں ملتا یہاں مغرور و سرکش کا
شکست زندگی کے ہیں مگر اب تک نشاں باقی

ہے محو غم یہ بربادی کا اک خاموش نظارہ
رہے گی حشر تک چپ چاپ سی یہ داستاں باقی

خدا سے سرکش و باغی کا یہ انجام ہوتا ہے
کہ رہ جاتا ہے اس کے باغ کا رنگ خزاں باقی

زمین و آسماں نے اس حسیں وادی کو دیکھا ہے
کہ اس وادی کی بے انداز بربادی کو دیکھا ہے

درخواست دعا۔ میری اہلیہ آٹھ دن سے بعارضہ بخار بیمار رہیں۔ نیز میں خود بھی چند دن سے بوجہ ضعف تعب بیمار رہا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ چودھری محمد منیر کلرک الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے متعلق اسلامی پریس کی رائے

"جو اخبارات احرار کی حمایت اور تائید کرتے ہیں وہ ضمیر فروشی سے کام لیتے ہیں" (رپیہ اخبار لاہور ۱۹ دسمبر ۳۵ء)

(از مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جن اغراض و مقاصد کے ماتحت فتنہ انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ اور وہ مسلمانوں کے لئے جس قدر نقصان رساں اور تباہ کن ہے۔ اس کے متعلق بعض اخبارات نے جو زور تبصرے کئے ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ان کو بنظر غور مطالعہ فرمائے۔ اور اسلامی مفاد کی خاطر احرار کے فتنہ و شرارت کا قلع قمع کرنے میں پورا پورا حصہ لے۔ احراری سب سے زیادہ پروپیگنڈا ڈاکٹر سر محمد اقبال کے نام پر کر رہے ہیں۔ کہ شاعر مشرق نے حکومت سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دے کر انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دے۔ ڈاکٹر اقبال کے اس نظریہ کے متعلق اسلامی پریس نے شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا کہ

"ہماری رائے میں ڈاکٹر صاحب کے یہ دونوں فعل (انجمن حمایت اسلام سے استعفیٰ اور احمدیوں کو کافر قرار دینا) ناقل، عوام الناس کو خوش کرنے کے لئے ہیں۔ جن میں قادیانیوں اور احمدیوں کے خلاف نار انتہی پھیلا دی گئی ہے۔ ہمیں ڈاکٹر صاحب کے سیاسی مسلک سے ہمیشہ اختلاف رہا ہے۔ لیکن ہمارا دل چاہتا تھا کہ وہ اپنے غیر سیاسی خیالات میں ہی بلند ثابت ہوں مگر ان کے فعل ان کی جیسی پوزیشن کے آدمی کو اونچا کرنے والے نہیں۔ عوام کی ہاں میں ہاں ملانا کسی بااصول آدمی کا کام نہیں ہو سکتا سب سے زیادہ حیرت کا مقام یہ ہے ابھی کچھ مدت پہلے ڈاکٹر صاحب نہ صرف احمدیوں کو بلکہ قادیانیوں کو بھی مسلمان سمجھتے تھے چنانچہ تحریک کشمیر کی صدارت کے لئے خود انہوں مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو نامزد کیا۔ اور ان کی ماتحتی میں کام کیا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ڈاکٹر صاحب چند ماہ پہلے تک احمدیوں اور قادیانیوں کے عقائد سے ناواقف تھے۔ یہ عقائد ملک کے سامنے تیس چالیس سال سے موجود ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب جیسے ذی علم آدمی سے مخفی نہ تھے۔ پھر انہوں نے اب تک کیوں خاموشی اختیار کی؟ ملک کا حق ہے کہ ڈاکٹر صاحب اس سوال کا جواب دیں۔ اور اسے مطمئن کر دیں۔ اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب سر آغا خان کو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کا راہنما یقین کرتے ہیں معمولی رہنما نہیں سب سے بڑا راہنما حالانکہ احمدیوں اور قادیانیوں کے کفر و اسلام پر بحث ہو سکتی ہے۔ مگر آغا خان کا معاملہ کسی بحث کا متحمل ہی نہیں۔ سلف سے خلف تک تمام علماء اسلام متفق ہیں۔ کہ آغا خان کا فرقہ اسلام سے ہرگز کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ خود اس فرقہ کو بھی تسلیم ہے۔ کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔ کیونکہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کا منکر ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو بتانا چاہیئے کہ آخر وہ سر آغا خان کو کس بنا پر مسلمان سمجھتے ہیں۔ کیا قادیانیوں اور احمدیوں سے ان کے عقائد اچھے ہیں۔ کیا ان کے عقائد کسی لحاظ سے بھی اسلامی قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اہل سنت و الجماعت کا فیصلہ ہے کہ جو شخص بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا۔ اور مسلمانوں کی سی نماز پڑھتا ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ بلاشبہ عقائد دین سے انکار کفر مستلزم ہے مگر تاویل کرنے والا باتفاق علماء اسلام کافر نہیں ہو سکتا یہی سبب ہے کہ ہم آج تک شیعوں اور احمدیوں قادیانیوں کے خلاف کفر کے فتووں کو تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ یہ فرقے عقائد دین سے انکار نہیں کرتے بلکہ تاویل کرتے ہیں ان کی تاویل کتنی ہی غلط ہو۔ صریح انکار کی عدم موجودگی میں کفر تک پہنچ نہیں سکتی (روزنامہ ہند کلکتہ از الفضل ۳۰/۴ فروری)

"فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانہ میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں!

مسلمانوں کا مایۂ صد ناز شاعر اب سے کچھ دن قبل مسلمانوں کا نیر اقبال بنکر مطلع پنجاب پر چمکا ہو۔ مسلمانوں کو جو تعلیم دی۔ وہ شعر مندرجہ عنوان میں پیش کی گئی ہے۔ وہی اقبال جو فرقہ بندی کو مہلک اور ذات پات کے امتیاز کو موت سمجھتا تھا۔ آج کچھ اور کہہ رہا ہے۔ ایک طرف اس کا مندرجہ بالا شعر ہے۔ اور دوسری طرف اس کا وہ بیان جو حال ہی میں اس نے جماعت احمدیہ قادیان کے متعلق اخبارات کو دیا ہے ان دونوں پیغاموں میں جو اجتماع ضدین ہے اس کو دیکھ کر ہم حیران ہیں۔ کہ اس شعر کہنے والے اقبال کو اقبال سمجھیں یا اس بیان دینے والے اقبال کو اقبال۔ شاعر اقبال نے اپنے شعر میں ہم کو پنپنے کے لئے فرقہ بندی اور ذات پات کے امتیاز سے مجتنب رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ اور اب لیڈر اقبال نے ہم کو یہ سیاسی مشورہ دیا ہے۔ کہ ہم قادیان کی جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں اور حکومت پر زور ڈالیں کہ وہ قانونی حیثیت سے بھی احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھے۔ ہم کو ڈاکٹر اقبال سے اس حد تک پورا پورا اتفاق ہے۔ کہ عام مسلمانوں اور احمدیوں میں اعتقادات کا بہت بڑا اختلاف ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ احمدیوں کو قطع نظر کر کے کیا اس قسم کا اختلاف اہل سنت اور اہل تشیعہ میں کارفرما نہیں۔ کیا یہی تضاد اہل سنت کی مختلف العقیدہ جماعتوں میں نہیں ہے۔ وہابی اور حنفی بریلوی اور دیوبندی اور اس طرح مختلف اسکول ہر ایک جماعت میں موجود ہیں اور ان میں کی ہر شاخ دوسری شاخ کو اپنے نکتہ نظر سے مرتد اور کافر گردانتی ہے اور بقول مدبرین فرنگ کے یہ تو مسلمانوں کا ایک عام مشغلہ ہے کہ ان میں کا ہر فرد دوسرے کو آسانی کے ساتھ کافر کہہ دیتا ہے۔ خیر یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کون مومن ہے۔ اور کون کافر ہے۔ لیکن اس تمام اختلافات کو دیکھتے ہوئے سب سے زیادہ محفوظ صورت یہی ہے کہ ہم ہر کلمہ گو کو مسلمان سمجھیں جو خدا کو ایک اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا محبوب اور رسول سمجھتا ہو۔ اگر مسلمان کی تعریف صرف یہی تسلیم کر لی جائے۔ تو جس طرح ایک حنفی کو ایک وہابی کو ایک مقلد کو ایک غیر مقلد کو ایک دیوبندی کو ایک بریلوی کو مسلمان کہا جا سکتا ہے۔ اسی طرح احمدیوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور کسی کو غیر مسلم کہنے کا ہم کو حق ہی کیا ہے۔ جب کہ وہ خود اس پر مصر ہو کہ ہم مسلمان ہیں اگر ہم اس کو مسلمان نہ بھی سمجھیں۔ تو ہمارے اس نہ سمجھنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ اس کا مذہب خود اس کے قول سے تسلیم کیا جائیگا۔"

(روزنامہ اخبار "حق" لکھنؤ ۱۰ رجون ۱۹۳۵ء)

"مجلس احرار اسلام نے کچھ مدت سے احمدیوں کے خلاف جو طوفان برپا کر رکھا ہے۔ اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ مجلس احرار آئندہ انتخابات کے لئے اپنی تنظیم کرنا چاہتی ہے۔ اور اس تنظیم کے لئے کوئی نہ کوئی ہنگامہ مطلب تھا۔ حکومت کے خلاف کوئی ہنگامہ پیدا کرنے کا

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی !!

بعدالت جناب سینئر سب جج صاحب بہادر درجہ اول منٹگمری

مقدمہ ۲۹۹ سنہ ۱۹۵۰ء

دی سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ بذریعہ ٹرسٹیز الیس۔ کے شکاری مختار بنک مذکور ... مدعی

بنام

۱ میسرز دِشن سنگھ بھگوان سنگھ بذریعہ میسرز گوربخش سنگھ حصہ دار کارکن فرم مذکور مرچنٹس اینڈ کمیشن ایجنٹ اوکاڑہ ۲ مسٹر گوربخش سنگھ ولد بھگوان سنگھ مرچنٹس اینڈ کمیشن ایجنٹس واقعہ اوکاڑہ (۳) میسرز سنتوکھ سنگھ ولد دشن سنگھ مرچنٹس اینڈ کمیشن ایجنٹس واقعہ اوکاڑہ ۴ میسرز پریم سنگھ ولد دشن سنگھ مرچنٹس اینڈ کمیشن ایجنٹس واقعہ رینالہ خورد تحصیل اوکاڑہ ۵ میسرز اندر سنگھ ولد دشن سنگھ مرچنٹس اینڈ کمیشن ایجنٹس واقعہ رینالہ خورد تحصیل اوکاڑہ ۶ میسرز ترلوچن سنگھ ولد بھگوان سنگھ حصہ دار فرم مذکور مرچنٹس اینڈ کمیشن ایجنٹس واقعہ اوکاڑہ ..... مدعا علیہم

دعویٰ مبلغ ۵۸۶۰/-/- روپے بابت پی۔ نوٹ

مقدمہ مندرجہ بالا میں درخواست و بیان میں مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم سکونت ترک کر کے ہندوستان عدم پتہ چلے گئے ہوئے ہیں۔ معمولی طریقہ سے مدعا علیہم پر تعمیل سمنات ہونا مشکل ہے۔ اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا جملہ مدعا علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ بتاریخ ۸/۱۱/۵۰ کو اصالتاً یا وکالتاً یا مختار تا حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی و پیروی نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔ آج بتاریخ ۲۴/۱۰/۵۰ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دواخانہ خدمت خلق

زچام عشق مشہور نسخہ اس کی تعریف میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں اس قدر لکھنا کافی ہے۔ کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے۔ سادہ قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں۔ قیمت ساٹھ گولیاں ۸/۰/- روپیہ۔

معجون فلفل سیلان رحم کی تکلیف کا بہت مفید علاج قیمت فی تولہ آٹھ آنہ -/۸/-

نمک سلیمانی بہترین ہاضمہ کا سفوف۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ -/۸/-

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موقع نہ تھا۔ کیونکہ کانگرس تک حکومت سے مغلوب ہو چکی تھی۔ اس لئے انہوں نے قادیان کے خلاف صف آرائی شروع کر دی۔ جس سے مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ توجہ ان کی طرف مبذول ہو سکتی تھی۔ زیادہ سے زیادہ روپیہ وصول ہونے کی توقع تھی اور خطرہ کم سے کم تھا۔ اس جنگ میں عامۃ المسلمین کی تائید احرار کے ساتھ تھی سکھ۔ ہندو۔ عیسائی بھی احرار کی پیٹھ ٹھونک رہے تھے۔ اور حکومت بھی بعض وجوہ سے احمدیوں کے خلاف ہو رہی تھی بڑے بڑے جلسے ہوئے جلوس نکلے۔ کانفرنسیں ہوئیں چندے جمع ہوئے ہر طرف احرار کا نام گونجنے لگا۔ اور لطف یہ ہوا۔ کہ نقصان ذرہ برابر بھی نہ ہوا۔ ایک صاحب کسی تقریر کی بناء پر ماخوذ ہوئے تو ان کو پندرہ منٹ کی قید یعنی مضحکہ خیز سزا دی گئی۔ ... مسلمان احرار کی اس خلاف قادیان تحریک پر بے حد مضطرب ہو رہے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ احرار نے اپنے قدیم مسلک کے خلاف یہ جو فرقہ بندی کی جنگ چھیڑی ہے اس کا نتیجہ اتحاد بین المسلمین کے حق میں نہایت مضر ہوگا۔ وہ احرار کو سمجھاتے بھی تھے کہ تم اپنے پرانے طریق پر سب کی خدمت میں مصروف رہو۔ اور ان فرقہ پرستانہ مناقشات میں نہ پڑو۔ لیکن احرار کی نقار خانے میں طوطی کی کون سنتا تھا۔ اس لغویت کو یہاں تک ترقی دی گئی۔ کہ جا بجا احمدیوں کو علیحدہ اقلیت قرار دیئے جانے کا مطالبہ قرار دادوں کی صورت میں ہونے لگا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔"

(اخبار انقلاب لاہور بحوالہ الفضل ۲۸ جون ۱۹۳۶ء)

"ہم نے احمدیوں کو ایک علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں جو مضامین لکھے تھے ان کے جواب میں احرار کے ترجمان حال "مجاہد" اور احرار کے ترجمان سابق "احسان" نے بہت زور مارا ہے۔ اور ہم دیانتداری سے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ انہوں نے ہماری کسی دلیل کا جواب نہیں دیا۔ بجز اس کے کہ انہوں نے احمدیوں کے مخصوص عقائد کا رونا رو کر لکھا ہے۔ کہ یہ عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔ ... ہم تو عقائد کی بحث چھیڑنا بالکل لاحاصل اور لاطائل سمجھتے ہیں اگر یہ بحث شروع ہو گئی۔ تو جہاں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ احمدی اپنے پیشوا کو نبی قرار دینے پر خارج از اسلام ہو گئے ہیں۔ وہاں شریعت کے لامعین حقہ کی بناء پر یہ دعویٰ بھی تو کیا جا سکے گا۔ کہ جو لوگ حضرات صدیق، فاروق، عثمان، معاویہ رضی اللہ عنہم جیسے بزرگان بارگاہ خدا و رسول پر نعوذ باللہ لعنت بھیجتے ہیں یا اللہ کو چھوڑ کر پیروں۔ فقیروں۔ مزاروں سے مرادیں مانگتے پھرتے ہیں۔ وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ آخر اس ہمہ گیر اخراج عن الاسلام کا نتیجہ مسلمانوں کے لئے من حیث القوم کیا ہو سکتا ہے۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ احمدی لوگ مسلمان علماء کے ایک "دیوان عالی" میں اپنا اسلام ثابت کریں تو ہمارا یہ خیال ہے کہ اگر "دیوان عالی" ہمارے انہیں علماء پر مشتمل ہوگا۔ جن کے ہاتھوں میں آج کل دین و شریعت کی باگ ہے۔ تو انشاء اللہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ بھی "دیوان عالی" کے سامنے اپنا مسلمان ہونا ثابت نہ کر سکے گا۔ رہ گئے احمدی تو قارئین کو یہ یاد ہوگا آج سے چند سال پیشتر مولانا ابوالکلام آزاد سے استفتاء کیا گیا تھا۔ کہ آیا احمدی کافر ہیں یا مسلم؟ تو آپ نے جواب دیا تھا کہ فرقہ قادیانیہ منکر نہیں بلکہ محض مؤول ہے۔ اور تاویل کرنے والے کو ہم زیادہ سے زیادہ گمراہ کہہ سکتے ہیں۔ کافر اور خارج دائرہ از اسلام نہیں۔"

(اخبار انقلاب بحوالہ الفضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

کارکن کی ضرورت

ہمیں تانگوں بھینسوں وغیرہ کے انتظام کیلئے ایک مستعد ہوشیار محنتی تجربہ کار اور دیانتدار کارکن کی فوری ضرورت ہے خط و کتابت حسب ذیل پتہ پر کیجئے۔ معرفت مینجر روزنامہ "الفضل" لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

کشمیر کے بارے میں پاکستان کے زاویہ نگاہ کی حمایت!

انڈونیشیا کی مسجومی پارٹی کے صدر ڈاکٹر سکیمان کا بیان

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ انڈونیشیا کی برسر اقتدار پارٹی (اسلامی پارٹی) جو انڈونیشیا میں مسجومی پارٹی کے نام سے مشہور ہے، نے مسئلہ کشمیر سے متعلق پاکستان کے زاویہ نگاہ کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج پارٹی کے صدر ڈاکٹر سکیمان ہیگ جاتے ہوئے کراچی سے گذرے۔ آپ نے اس موقع پر ایک بیان میں کہا کہ ریاست جموں و کشمیر کا متنازعہ فیہ مسئلہ جلد سے جلد حل ہو جانا چاہیئے۔ جہاں تک انڈونیشیا کی مسجومی پارٹی کا تعلق ہے۔ وہ پاکستان کے زاویہ نگاہ کی حمایت کرتی ہے۔ اس کا خیال ہے۔ کہ ریاست جموں و کشمیر کے باشندوں کو حق حاصل ہونا چاہیئے۔ کہ وہ بین الاقوامی نگرانی میں اپنے ملک کے مستقبل کا فیصلہ خود کریں۔ لیکن استصواب رائے ایک ایسے طریقے سے ہونا چاہیئے۔ کہ کوئی شخص بھی کسی کشمیری پر دباؤ نہ ڈال سکے۔ انڈونیشیا کی مسجومی پارٹی کا خیال ہے کہ اس طرح جو رائے شماری ہو گی۔ اس کی صحت میں کسی شخص کو بھی شبہ نہیں ہوگا۔ اور یہ ایسا فیصلہ ہوگا جسے فریقین کو ہر حالت میں ماننا پڑے گا۔ اس کے بعد ڈاکٹر سکیمان نے اس دستاویز پر دستخط کئے جو کشمیر میں جلد سے جلد منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے مطالبے کے بارے میں مؤتمر اسلامی کی شاخ کراچی کی زیر نگرانی پایہ تکمیل تک پہنچنے والی ہے۔ اور جسے بہت جلد بذریعہ طیارہ لیک سکسیس پہنچا دیا جانے والا ہے تاکہ اسے حفاظتی کونسل کے پیش کیا جا سکے۔ ڈاکٹر سکیمان نے پاکستان کے نوجوانوں کے نام ایک مختصر سا پیغام دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت پاکستان نے ممالک اسلامیہ کو متحد و متفق کرنے کی جن مساعی کا آغاز کیا ہے۔ ملک کے نوجوانوں کو اس کی تکمیل کے سلسلے میں حکومت کا پورا ہاتھ بٹانا چاہیئے اور متحدہ طور پر پاکستان کی ترقی کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔ آپ نے کہا میں اس وقت اپنے خیالات کی وضاحت کروں گا۔ جب میں مؤتمر اسلامی کے دوسرے سالانہ اجلاس میں شرکت کے لئے جنوری ۱۹۵۱ء میں کراچی آؤں گا۔

ہوائی اڈے پر جن اصحاب نے ڈاکٹر سکیمان کا استقبال کیا۔ ان میں مؤتمر اسلامی کی شاخ کراچی کے صدر جنرل سیکرٹری اور دوسرے ارکان بھی شامل تھے

کوئٹہ ۲۹ اکتوبر۔ لورا لائی اور ژوب کے قبائلیوں نے پنجاب کے سیلاب زدوں کی امداد کے لئے -/۵۰۰ روپیہ دیا ہے۔

ہندوستان سے امداد کے لئے تبت کی درخواست

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ حکومت تبت نے چینی فوجوں کے حملہ کو روکنے کے لئے ہندوستان سے درخواست کی ہے۔ دریں اثنا تبت کے دارالحکومت لاسہ میں سخت خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے تبت کے حکام کا خیال ہے۔ کہ اگر تبت کے علاقہ پر حملہ کی اطلاع درست ہے۔ تو چینی افواج کو لاسہ تک پہنچنے میں تین چار ہفتے لگیں گے ادھر ہندوستانی حکومت کو کمیونسٹ چین کی طرف سے اپنی یادداشت کا جواب ابھی تک نہیں ملا۔

امریکہ کے خلاف چین کا سخت احتجاج

لیک سکسیس ۳۰ اکتوبر۔ چینی حکومت نے کل اقوام متحدہ کو ایک احتجاجی برقیہ روانہ کیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ چین اپنے علاقہ پر امریکی طیاروں کی مزید پرواز ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔

انقرہ ۳۰ اکتوبر۔ ترکی کے وزیر تعمیرات مستعفی ہو گئے ہیں۔ جس کے بعد ان افواہوں کی تصدیق ہو گئی ہے کہ کابینہ میں گرانکس وزیر اعظم [illegible]

بلوچستان میں گانجا پینے کی ممانعت

کوئٹہ ۳۰ اکتوبر۔ گورنر جنرل پاکستان نے بلوچستان میں گانجا پینے کی ممانعت کر دی ہے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ جو شخص گانجا پیئے گا اسے ۵۰ روپیہ یا ایک ماہ قید کی سزا دی جائے گی۔ اس سلسلے میں مقامی افسروں کو خاص اختیارات بھی دیئے گئے ہیں۔

شاہ گسٹاف کا انتقال

سٹاک ہام ۳۰ اکتوبر۔ سویڈن کے شاہ گسٹاف ۹۲ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ آپ موجودہ بادشاہوں میں عمر کے لحاظ سے سب سے بڑے متصور تھے۔ آپ نے ۴۲ سال تک بادشاہت کی گذشتہ تین دن سے آپ کے دل کی حرکت بڑی کمزور ہو رہی تھی۔ آپ کا ساٹھ سالہ لڑکا آپ کا جانشین ہے۔

ایک آنہ کے بجائے دو آنے کے رسیدی ٹکٹ

کراچی ۳۰ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے عوام کو یاد دہانی کرائی ہے کہ ۲۱ اکتوبر کے بعد [illegible]

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) اسقاط حمل کا مجرب علاج۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ -/۸/۱ مکمل خوراک گیارہ تولہ لینے پر چودہ روپے ۰-۱۲-۱۳ :: حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اولاد نرینہ :: اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت بیس روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھا مل بلڈنگ لاہور